کیے ہیں وہ کچھ ایسے زیادہ قوی نہیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے اس قدیم مسلمہ نظریہ کی تغلیط ہو سکے۔ پھر ادھ بالی کی لڑکی کے واقعہ نکاح سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ بھی محلِ نظر ہے۔ کتاب میں کئی نقشے بھی ہیں جن سے تاریخی واقعات کے سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ زبان صاف و سلیس، اور انداز بیان شگفتہ۔ اُمید ہے کہ تاریخ اسلام کے دوسرے حصے بھی ایسے ہی کامیاب ہونگے۔ (س)

بغداد کا جوہری مترجم اشرف صبوحی دہلوی۔ ناشر کتب خانۂ علم و ادب دہلی۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ، کتاب مجلد ہے اور جلد پر خوبصورت گرد پوش۔ قیمت عہ، صفحات تقریباً ۱۷۶، سائز $\frac{20\times30}{16}$

یہ ایک ناول ہے، جو کسی مغربی زبان سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ اب اسے اشرف صاحب نے اُردو میں منتقل کیا ہے، ترجمہ صاف شستہ اور سلیس ہے۔ اشرف صاحب اپنے مضامین میں دلی کی زبان روزمرہ اور محاورات کے استعمال کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں، چنانچہ اس ترجمہ میں بھی اُنھوں نے اس خوبی کو برقرار رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

بعض مغربی ناول نویسوں اور افسانہ نگاروں کے لیے مشرقی بالخصوص ایشیائی سرزمین ہمیشہ عجیب و غریب تخیلات کا مرکز بنی رہی ہے اور اُنھوں نے جب کبھی ان تخیلات کی بنیادوں پر کوئی افسانہ لکھا ہے اُس میں ہمیشہ حیرت انگیز، مافوق الفطرت اور مہمل کردار پیش کیے ہیں، جنہیں صرف وہ طبیعتیں گوارا کر سکتی ہیں جو ایشیا کے متعلق اپنے اندر جذبۂ تضحیک و تذلیل رکھتی ہیں۔ یہ ناول بھی الف لیلہ کے افسانوں سی ملتی جلتی اسی قسم کی ایک کرداری تمثیل ہے، جس کا ماحول، فضا اور پلاٹ اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ ناول اُس دور کی پیداوار ہے جب مذہبی تصورات کے غلبہ نے مغربی ادبیات کو "اخلاقی تماثیل"، "اسرار غیب" اور "معجزات" وغیرہ قسم کی چیزوں تک محدود و محصور کر رکھا تھا۔ یا پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کلاسیکل ادب سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے! (م)

دوشیزۂ صحرا مترجم: صادق الخیری دہلوی ایم اے۔ ناشر: کتب خانۂ علم و ادب دہلی۔ کتابت طباعت اور